بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ / منگل ۷ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ ۔ شہادت ۱۳۶۳ ہش ۱۰ اپریل ۱۹۸۴ء نمبر ۸۳

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۹ شہادت ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے ۔

رات سے متلی کی شکایت ہے ۔ سر میں درد اور کمزوری بہت ہے ۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

جماعت احمدیہ کی ۶۵ ویں مجلس مشاورت کی دوسرے روز کی کارروائی

شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی میں ایک سال کی توسیع

جو قواعد ابھی طے نہیں ہو سکے اُن پر دوبارہ غور کیا جائے گا

مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء کی کارروائی ★ قسط نمبر : ۴

جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت کے دوسرے روز دوسرا اجلاس ٹھیک چار بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے شروع ہوا ۔ حضور نے تشریف لا کر دعا کروائی اور اس طرح اجلاس کا باضابطہ آغاز ہوا ۔

دعا کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور کارروائی جاری رکھنے میں حضور کی معاونت کے لئے سٹیج پر تشریف لائے ۔

مجلس مشاورت کے سامنے سفارشات شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ پر سب کمیٹی کی رپورٹ پیش تھی ۔ سب کمیٹی کے صدر مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے سب کمیٹی کی رپورٹ میں ایک مکان والے موصی کا مسئلہ بیان کیا ۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ یہ تھی :

"ایک ضروری امر جس کے بارے میں بہت سی تجاویز بھی موصول ہوئی تھیں اور کمیٹی کے زیر غور آیا تھا وہ ایسے موصیان سے متعلق تھا جن کا صرف ایک مکان ہو اور وہ اس میں خود رہائش پذیر ہوں ۔ تجویز یہ آئی تھی کہ ایسے موصیان کے لئے سہولت کی کوئی صورت ہونی چاہیئے اس مسئلہ کے مالہ وما علیہ پر غور کے بعد کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اس بارہ میں رسالہ الوصیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفائے سلسلہ کے ارشادات میں کوئی ایسی سند نہیں مل سکی جس پر بنیاد رکھ کر سہولت کی کوئی صورت پیدا کی جا سکے ۔ نیز ایسا کرنے سے بہت سی دیگر الجھنیں پیدا ہونے کا امکان ہے ۔ لہٰذا اس صورت میں کمیٹی کو ایسی سہولت تجویز کرنے سے قاصر ہے جس کو قاعدہ کی شکل دی جا سکے ۔ لہٰذا اس کو مجلس شوریٰ میں مزید غور کے لئے پیش کیا جا رہا ہے ۔"

مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب صدر سب کمیٹی نے اس مسئلے کی کسی قدر وضاحت کی ۔ حضور کے ارشاد پر اس مسئلے کے بارے میں جن احباب نے رائے پیش کی وہ یہ تھے :

مکرم عبدالغفار ڈار صاحب راولپنڈی ۔
مکرم ملک محمود احمد صاحب راولپنڈی ۔
مکرم عبدالمجید صاحب کراچی ۔
مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب لاہور
مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور ۔

ایک رکن نے جب حضور کے روکنے کے باوجود اپنی بات جاری رکھی تو حضور نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا یہ گستاخی ہے اگر ایسی حرکت آئندہ ہوئی تو شوریٰ کی رکنیت منسوخ کر دی جائے گی ۔ اس پر اس رکن نے اظہار ندامت کیا اور معافی مانگی ۔

حضور کے ارشاد پر مکرم مجیب الرحمٰن صاحب راولپنڈی نے بھی بعض وضاحتیں کیں ۔ حضور نے فرمایا سٹینڈنگ کمیٹی مزید ایک سال تک ان قواعد پر غور کرے جو ابھی زیر تصفیہ ہیں اور ایک مکان والے مسئلے پر بھی دوبارہ غور کر کے کوئی قاعدہ بنایا جائے ۔

اس کے بعد وصیت کے مجوزہ قواعد زیر بحث آئے ۔ ان پر عمومی بحث کے آغاز سے قبل مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی نے اپنے حق اختلاف پر اظہار خیال کیا ۔

اس کے بعد مجوزہ قواعد وصیت پر عمومی بحث ہوئی اس ضمن میں جن اصحاب نے حضور کی خدمت میں اپنا مشورہ پیش کیا ان میں

مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی ۔
مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب سپیکر لاہور
اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ایم اے لائبریرین خلافت لائبریری ۔
مکرم لئیق احمد صاحب فیصل آباد ۔
مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کراچی ۔
مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ
مکرم مبشر احمد ظفر صاحب
مکرم سید منور احمد صاحب راولپنڈی ۔
مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر تعلیم اور مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد شامل تھے ۔

حضور نے مختلف مشورے سننے اور ان پر غور کے بعد قاعدہ نمبر ۸۰ اور قاعدہ نمبر ۸۱ ، قاعدہ نمبر ۸۵ واپس سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجنے کا فیصلہ فرمایا ۔ مرض الموت کی تعریف مجوزہ قواعد میں بطور نوٹ شامل کرنے کی ہدایت فرمائی اور قاعدہ نمبر ۲ شق نمبر ۱۱ اور قاعدہ نمبر ۲۱ میں عموماً کا لفظ بحال کرنے کی ہدایت فرمائی ۔ نیز فارم تصدیق میں بعض تبدیلیاں فرمائیں ۔ ان مشوروں کے بعد حضور نے نئے قواعد کو ان ترامیم کے ساتھ جو یہاں منظور کی گئی ہیں رائے لینے کے لئے مجلس مشاورت کے سامنے رکھا ۔ چنانچہ مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر ان قواعد کے منظور کئے جانے کی سفارش کی ۔

بعد ازاں سب کمیٹی کی رپورٹ میں شامل متفرق امور کے بارے میں تجاویز پر حضور نے فرمایا یہ امور صدر انجمن کے سامنے پیش کئے جائیں ۔

حضور نے شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی کے کام کی تعریف فرمائی اور صدر صاحب سب کمیٹی مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا ،

"ماشاء اللہ آپ کی کمیٹی نے اچھا کام کیا ہے ۔"

پھر فرمایا

"امید ہے کہ ایک عرصہ تک یہ قواعد کام دیں گے ۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے سوا اور کوئی بھی قانون حتمی نہیں ہوتا اور اس میں ترمیم و تنسیخ کی ضرورت پیش آتی ہی رہتی ہے ۔"

(باقی)

طلباء و طالبات اپنے نتائج کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوائیں

۔ نظارت تعلیم ۔

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ

۱۰ شہادت ۱۳۶۳ ہش

مشکلات و مصائب میں خدائی جماعتوں کا انتہائی کارگر ہتھیار

خدائی جماعتوں کی صداقت کا ایک اہم بالشان نشان یہ بھی ہوتا ہے کہ مخالفین حق کی طرف سے ان کی انتہائی شدید مخالفت کی جاتی ہے، ان کے ساتھ تحقیر و تذلیل کا سلوک روا رکھا جاتا ہے اور ان کے خلاف انسانیت سوز مظالم کا بازار گرم کر کے انہیں ہر طرح سے ستایا اور دکھ دیا جاتا ہے۔ مخالفت کے جوش میں مخالفین حق اپنی جگہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ اپنے منصوبوں اور مکروں کو بروئے کار لا کر حق پرستوں کی ہستی کو کالعدم کر کے رکھ دیں گے۔ لیکن ان کی یہ اندھی مخالفت بجائے خود خدائی جماعتوں کی صداقت کو روز روشن کی طرح آشکار کر رہی ہوتی ہے کیونکہ کوئی خدائی جماعت ایسی نہیں گزری جس کی مخالفت میں اس کے دشمنوں نے ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہو اور پھر خدا تعالیٰ (جو خیر الماکرین ہے) کی تدبیر کے آگے انہوں نے منہ کی نہ کھائی ہو۔

ضرور تھا کہ جماعت احمدیہ (جسے اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب آپؐ کے لائے ہوئے تا قیامت قائم و دائم رہنے والے دین کی سربلندی اور تعلیم کی غرض سے قائم کیا ہے) کے خلاف بھی مخالفت کا بازار گرم ہوتا اور وقفہ وقفہ سے ہوتا چلا جاتا تا آنکہ حق اپنی پوری شان کے ساتھ غالب آ کر خدائی وعدوں کو پورا کر دکھاتا۔ اسی لئے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آغاز ہی میں اللہ تعالیٰ کی اس قدیم سنت سے آگاہ کرتے ہوئے اپنے متبعین کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو خدا تمہیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی۔ اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۳۵)

جہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ابتلاؤں کے آنے کی خبر دی اور ان کی غرض ذہن نشین کرائی۔ وہاں ساتھ ہی یہ بشارت بھی دی کہ سنت اللہ کے مطابق ایسے ابتلاء ہر خدائی جماعت پر آتے رہے ہیں اور خدائی جماعتیں ان میں سے کندن بن کر نکلتی رہی ہیں لیکن خدائی جماعتوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تمسخر کا جواب تمسخر سے اور گالی کا جواب گالی سے ہرگز نہ دیں بلکہ تقوے کی راہ پر گامزن ہو کر خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کریں اور پھر مخالفوں کے غیظ و غضب اور ایذا رسانیوں کو خدا کے سپرد کر کے اس کے فیصلہ کے طالب ہوں کیونکہ جہاں وہ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (آل عمران آیت ۵۵) ہے وہاں قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر ہونے کی حیثیت میں خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ (اعراف آیت ۹۰) بھی ہے اسی لئے آپ نے خدائی مشیت کے ماتحت آنے والے ابتلاؤں کامیاب ہونے کی راہ بتاتے ہوئے مزید فرمایا:

"سو تم اس وقت (یعنی ابھی سے) سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف ایسی ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔ یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا کی لعنت کے ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو، اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے" (ایضاً)

(باقی صفحہ پر)

عزمِ وفا

کب اُس نے شفقتوں سے پکارا نہیں ہمیں
اُس مہرباں خدا نے بسارا نہیں ہمیں

"سب خیر ہے اسی میں کہ اُس سے لگاؤ دل"
اُس کے سوا کسی کا سہارا نہیں ہمیں

دانشورانِ شہر نے اے ربِّ ذوالجلال
کن آزمائشوں سے گزارا نہیں ہمیں

بنتے ہیں لوگ کیوں مرے ایماں کے ترجماں
یہ خوئے ناگوار گوارا نہیں ہمیں

مؤمن ہیں ہم خدائے علیم اس پہ ہے گواہ
منظور اور نام خدا را نہیں ہمیں

دل سے جمالِ حُسنِ محمدؐ پہ ہیں فدا
اُس سے زیادہ کوئی بھی پیارا نہیں ہمیں

جاں دے کے اس کے نام کو روشن کرینگے ہم
دیکھیں تو اس میں کوئی خسارا نہیں ہمیں

کر کے رہیں گے پرچمِ اسلام سربلند
زنہار انتظار کا یارا نہیں ہمیں

ازبر ہیں حق شناسی و حق گوئی کے کمال
قدرت نے کس ہنر سے سنوارا نہیں ہمیں

عزم، وفا، صدق ہے سرمایۂ سخن
کچھ فنِّ شاعری نے نکھارا نہیں ہمیں

لے درثمین

محمد اسمٰعیل نادر قریشی راولپنڈی چھاؤنی

اجتہاد اور آئمہ اربعہ کے نظریات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء

مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۴

صحیح اجتہاد کے اصول

اہلِ دانش کے لیے یہ امر مخفی نہیں کہ اجتہاد یعنی درست سوچ اللہ تعالےٰ کی خاص دین ہے۔ بعض اوقات ایک تھوڑا علم رکھنے والا زیرک شخص ایسی رائے ظاہر کرتا ہے جو صحیح اصولوں پر مبنی اور امت کے لیے بہتر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل ایک بہت بڑا عالم جو بے شک حدیث و فقہ کا بھی ماہر ہے بعض اوقات ایسی بودی رائے ظاہر کرتا ہے جس کی غلطی ادنیٰ تفکر سے نظر آجاتی ہے تاہم یہ بھی سچ ہے کہ اجتہاد پر مبنی رائے کی صحت کو پرکھنے کے لیے بعض خاص اصولوں سے واقفیت ضروری ہے۔

(۱)

صحیح اجتہاد کی پہچان کا پہلا اصول یہ ہے کہ اجتہاد کے ذریعہ قائم کردہ رائے کسی قرآنی نص یا ثابت شدہ سُنّت کے خلاف نہ ہو۔

(۲)

صحیح اجتہاد کی پہچان کا دوسرا اصول یہ ہے کہ قومی مسائل اجتماعی اجتہاد کے ذریعہ طے ہوں کیونکہ قومی سطح کی تبدیلیاں اجتماعی رائے کے بغیر ممکن نہیں۔

(۳)

صحیح اجتہاد کی پہچان کا تیسرا اصول یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کو پیش آمدہ مشکل کا آسان اور مبنی بر حکمت حل اس اجتہاد کے نتیجہ میں میسر آجائے اور اس کے ذریعہ معاشرہ کی رفتارِ ترقی تیز سے تیز تر ہوتی چلی جائے۔

(۴)

چوتھا اصول یہ ہے کہ اس اجتہاد کے نتیجہ میں قوم کو ایسی راہِ ہدایت مل جائے جو روحانی، اخلاقی معاشی اور سیاسی لحاظ سے امت کی کایا پلٹ دے۔

ذرائع اجتہاد

فقہاء امت نے اجتہاد کے جو بنیادی ذرائع تسلیم کیے ہیں وہ یہ ہیں۔

قرآن کریم، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اجماع، قیاس، استحسان، مصالح مرسلہ، استدلال، پہلی شریعتیں، صحابہؓ کی آراء، تعامل گردوپیش کی تاریخ اور اس کی روایات، عرف و رواج اور ملکی قانون۔ ان کی کسی قدر تفصیل یوں ہے۔

۱۔ قرآن اجتہاد کا سب سے اہم اور سب سے مقدم ذریعہ قرآن کریم ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ قتل عمد کی سزا قصاص ہے جو مقتول کے وارثوں کا حق ہے۔ یہ وارث قصاص معاف بھی کر سکتے ہیں لیکن قاتل کی رضامندی کے بغیر قصاص کی بجائے دیت یعنی مالی معاوضہ کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ یعنی قاتل مالی معاوضہ ادا کرنے پر مجبور نہیں۔

اب صورتِ مسئلہ یہ سامنے آئی کہ وارثوں میں سے ایک وارث نے قاتل کو معاف کر دیا۔ ایسی صورت میں دوسرے وارثوں کے حق کا کیا بنے گا۔ فقہاء اسلام اس بات کے قائل ہیں کہ اس صورت میں دوسرے وارث قصاص کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ البتہ وہ قاتل سے اپنے حصہ کی دیت لے سکتے ہیں۔ اور قاتل یہ دیت ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ بظاہر قرآن کریم میں اس آخری صورت کی کوئی وضاحت نہیں لیکن جب قرآن کریم کی آیت

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

(بقرہ: ۱۷۹)

کے معنوں پر غور کیا جائے تو لغت سے معلوم ہوتا ہے کہ عُفِيَ کے ایک معنی "فُضِلَ" (مال دلایا گیا) کے بھی ہیں۔ لغات القرآن زیر لفظ عفا۔ محمد عبد الحی الحوبزی)

اس لحاظ سے آیت کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اگر ایک وارث کے بھائی کی طرف سے قصاص کی بجائے مال دلا پانے کی صورت پیدا کر دی جائے مثلاً وہ قصاص معاف کر دے تو دوسرے وارث کو اتنا حوصلہ ضرور دکھانا چاہیئے کہ وہ معروف اور اچھے طریق سے اپنے مالی حصہ کا مطالبہ کرے۔ اور دوسری طرف قاتل پر لازم ہے کہ وہ بھلے طریق سے ان کی ادائیگی کرے۔

غرض اس غیر منصوص صورت کا فیصلہ قرآن کریم کے لفظ عُفِيَ لَهُ پر غور و فکر کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ گویا یہ اجتہادی رائے قرآن کریم سے استدلال پر مبنی ہے۔

۲۔ سُنّت اجتہاد کا دوسرا ذریعہ سنت ہے۔ سنت سے استنباط کی مثال میں انتخابِ خلافت کا واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کرنے کا جواز اس واقعہ سے نکالا گیا ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے آخری ایام میں حضرت ابوبکرؓ کو اپنی جگہ امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا تھا۔ اس لحاظ سے آپ امامتِ عامہ کے بھی گویا حق دار تھے

(ب) سنت سے استنباط کے حکم کی دوسری مثال کانوں پر مسح کرنے کے حکم کی ہے۔

کان کی دو حیثیتیں ہیں اُسے چہرہ میں بھی شمار کر سکتے ہیں اور سر کے حصہ کے طور پر بھی۔ پہلی صورت میں چہرہ کی طرح کانوں کو بھی دھونے کا حکم ہونا چاہیئے۔ اور دوسری صورت میں سر کی طرح کانوں پر بھی مسح کرنے کا حکم ماننا چاہیئے

فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کیا گیا کہ الْأُذُنُ مِنَ الرَّأْسِ یعنی کان سر کا ہی حصہ ہیں۔ اس لحاظ سے یہ استدلال بالکل بجا ہوگا کہ سر کی طرح کانوں کا بھی مسح کرنا چاہیئے۔

(ج) سنت سے استنباط کے حکم کی تیسری مثال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مجوسیوں سے کسی قسم کا ٹیکس وصول نہیں کیا گیا تھا۔ یہ سوال سب سے پہلے حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں سامنے آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی موقعہ پر فرمایا تھا

سَنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ

کہ ان سے وہی سلوک کرو جو اہلِ کتاب سے کرتے ہو۔ اس طرح اُن سے بھی جزیہ وصول کرنے کا اصول طے ہوا۔

اجماع (۳) اجتہاد کا تیسرا ذریعہ اجماع ہے۔ صحابہ کرامؓ نے بہت سے مسائل باہمی اتفاق سے طے کیے۔ اور امتِ مسلمہ نے صحابہ کے ان فیصلوں کی مخالفت کی اجازت نہیں دی۔ جیسے مثلاً۔ انتخابِ خلافت کا مسئلہ ہے۔ حکومت کے نظم و نسق کا اسلوب ہے۔ صحابہؓ کے اس طرزِ عمل سے یہ استدلال بالکل بجا ہے کہ اگر صحابہؓ یا بعد کے زمانہ کے مسلمان اجتہاد سے کام لے کر کسی ایک فیصلہ پر متفق ہو جائیں اور خلیفۂ وقت ان کے اس فیصلہ کو منظور کر لے تو اس فیصلہ کو ایک شرعی قانون کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ اور کسی فرد کو اس فیصلہ کی خلاف ورزی کی اجازت نہ ہوگی اور اس میں تبدیلی صرف اس صورت میں جائز ہوگی جبکہ اسی قسم کا اتفاق و اجماع اس قسم کی تبدیلی کے لیے بھی حاصل ہو جائے

قیاس (۴) اجتہاد کا چوتھا ذریعہ قیاس ہے۔ اس کی وضاحت یوں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام حکمت پر مبنی ہیں اگر یہ حکمت کسی اور غیر منصوص واقعہ میں نظر آئے اور اس کا حکم معلوم نہ ہو تو بطور اصولِ قیاس اُس حکمت پر مبنی منصوص حکم اس نئے واقعہ پر بھی چسپاں ہوگا۔

یعنی پرانے اور نئے دونوں واقعات کا حکم ایک ہوگا۔

صحابہ کرامؓ نے کئی فیصلے اصولِ قیاس سے کام لے کر کیے مثلاً۔

(ا) دادے کو ترکہ میں سے کیا ملے۔ اس کی وضاحت قرآن و سنت میں نہ تھی۔ حضرت عمرؓ کے سامنے جب یہ مسئلہ آیا تو آپ نے فرمایا اَقْضِي فِيهِ بِرَأْيِي۔ یعنی میں اس کا فیصلہ اپنی رائے اور سمجھ کے مطابق کروں گا۔ گویا آپ نے اصولِ قیاس سے کام لیتے ہوئے قرار دیا کہ دادا باپ کی طرح ہے اس لیے جو حکم باپ کا ہے وہی دادا کا ہوگا۔ اس بناء پر وہ باپ کی طرح ذی الفرض بھی ہوگا اور عصبہ بھی۔

(ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل چھ قسم کے اموال کے تبادلہ میں زیادتی کو ربا قرار دیا ہے۔ گندم، جو، کھجور، نمک، سونا، چاندی علماء نے غور و فکر کے بعد قرار دیا کہ ان چھ اشیاء کا ذکر بطور مثال کے ہے۔ یعنی اصولِ قیاس کی بنیاد پر ان اشیاء سے ملتی جلتی دوسری چیزوں کے تبادلہ میں بھی ربا کا سوال پیدا ہوگا۔ حنفیوں نے ان اشیاء میں علتِ مشترکہ کیلی یا وزنی ہونے کو بیان کیا ہے۔ پس ان کے نزدیک جو اشیاء ماپ کر دی جاتی ہیں۔ مثلاً چاول اور مٹر وغیرہ اور جو اشیاء تول کر دی جاتی ہیں جیسے لوہا اور تانبہ وغیرہ یہ بھی اموال ربویہ میں شامل ہوں گی۔ اس بنا پر گن کر بکنے والی اشیاء جیسے انڈے مالٹے وغیرہ ان میں تبادلہ کے وقت زیادتی ربا نہ ہوگی۔

استحسان (۵) اجتہاد کا پانچواں ذریعہ اصولِ استحسان ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے تحت پبلک مفاد کی بنا پر دو مختلف قیاسوں میں سے ایسے قیاس کو ترجیح دینا جس سے پبلک کے لیے زیادہ سہولت کے سامان میسر آئیں۔ اصولِ استحسان پر مبنی ہے۔ عربی میں استحسان کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

الاستحسانُ ترکُ القیاس وَالاخذ بما ھو ارفقُ لِلنّاسِ وَطلب السھولۃ فِی الاحکام۔

(المبسوط ص۱۴۷۔ علامہ شمس الدین السرخسی)

گویا عقل اور ایمانداری کے تقاضوں کے مطابق لوگوں کے لیے قدرتی الفاظ مہیا کرنا اور قانون کی سختی سے پبلک کو بچانا۔ اور اس میں اعتدال کی راہ تلاش کرنا استحسان ہے۔

اس کی ایک مثال بیع سلم بھی ہے۔ کیونکہ اصل قانون یہ ہے کہ لا تبع مالیس عندک یعنی جو چیز تیرے پاس نہیں اس کا سودا نہ کر۔ لیکن بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو فی الحال تو پاس نہیں ہوتیں لیکن ان کے جلد مہیا ہو جانے کی قوی امید ہوتی ہے۔ ایسے میں پبلک سہولت کی غرض سے یہ اجازت دے دی گئی کہ جن اشیاء کے جلد مل جانے کی توقع ہو ان کا سودا تم اس طرح کر سکتے ہو کہ قیمت پہلے لے لو اور فروخت شدہ چیز بعد میں مقررہ کردہ تاریخ پر سپرد کرو۔

جمعہ اور جماعت فرضِ عین ہے۔ یعنی اس عبادت میں ہر ایک عاقل بالغ فرد کو شامل ہونا چاہیئے لیکن حفاظتِ جان مقاصدِ ضروریہ میں سے ہے اور اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلّم ہے اس لیے اگر جان کے لیے خطرہ اور شرارت کا ڈر ہو تو حفاظت کی غرض سے مناسب تعداد میں پہرہ کے لیے محافظ مقرر کرنا جائز ہوگا۔ اور ان کے لیے نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری نہ ہوگا۔ پس یہ جواز اصولِ استحسان پر ہی مبنی ہے۔

تقاضائے مصلحت (۶)

اجتہاد کا چھٹا ذریعہ اصولِ استصلاح یا مصالح مرسلہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ زیادہ بحث و تمحیص میں پڑے بغیر صرف مصلحتِ کلیہ کے تقاضا کی بنیاد پر کوئی قانون بنایا جائے۔ اگرچہ کوئی نص صریح اس کی تائید میں نہ ملتی ہو۔ مثلاً قرآن کریم کا مستند سرکاری نسخہ لکھوانا، انتخابِ خلیفہ کے لیے ادارۂ انتخاب تجویز کرنا، نظم و نسق کے لیے مختلف محکمے قائم کرنا بیت المال کا نظام قائم کرنا۔ اسی طرح کے بعض اور اجتماعی بہبود سے متعلق فیصلے بالعموم مصالح مرسلہ کی بنیاد پر طے کیے جاتے رہے ہیں۔

مصالح مرسلہ کے تحت فیصلہ کرنے کی دوسری مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص پر چوری کا الزام ہے اور ملزم کا چال چلن اور قرائن اس الزام کی تائید کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں حقیقتِ حال معلوم کرنے اور اصل بات اگلوانے کے لیے ملزم کی مناسب گوشمالی کا جواز اسی اصول پر مبنی ہوگا کیونکہ اگر اس کی اجازت نہ دی جائے تو لوگوں کے اموال کی حفاظت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ حالانکہ حفظِ مال شریعت کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے اور اس کی اہمیت مسلم ہے دوسری طرف یہ اصول بھی بالکل درست ہے کہ جب تک الزام ثابت نہ ہو ملزم بے قصور ہے اور اسے کوئی سزا نہیں دی جا سکتی۔ لیکن صورتِ مذکورہ میں اس کا تقابل حفظِ اموال سے ہے جو ایک مصلحت کلی اور مسلّمہ ضرورت ہے۔ پس اس اصولی مقصد کے لیے انفرادی عصمت کو عارضی طور پر نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اور مشتبہ ملزم کی گوشمالی جائز ہوگی۔

استدلال (۷)

اجتہاد کا ساتواں ذریعہ استدلال ہے مثلاً آیت کریمہ خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ (البقرہ: ۳۰) سے یہ استدلال کرنا کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور حرمت کے لیے صریح نص کی ضرورت ہے۔

ماضی کی شریعتیں (۸)

اجتہاد کا آٹھواں ذریعہ اسلام سے پہلے کی شریعتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ (انعام: ۹۱)

یعنی یہ وہ انبیاء ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے۔ پس تو اس ہدایت کی پیروی کر۔

اس بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق مبارک یہ تھا کہ جس بارہ میں کوئی وحی نازل نہ ہوتی آپ اہلِ کتاب کے دینی احکام کی پیروی فرماتے۔

صحابۂ نبویؐ ۹

اجتہاد کا نواں ذریعہ صحابہؓ کی اجتہادی آراء ہیں۔ اگرچہ بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ کسی صحابیؓ کی اجتہادی رائے ہمارے لیے حجت نہیں۔ کیونکہ جس طرح ان کا حق ہے کہ وہ اجتہاد کریں اسی طرح ہمارا بھی حق ہے کہ ہم اجتہاد سے کام لیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صحابہؓ کے عمومی اجتہاد کو شرعی ترجیح حاصل ہے۔ کیونکہ وہ شرعی مآخذ کے زیادہ قریب تھے۔ اور ان کے اذہان دربارِ نبویؐ میں صیقل ہوئے تھے۔ اور وہ روحِ شریعت کو زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔

تعامل (۱۰)

اجتہاد کا دسواں ذریعہ تعامل ہے۔ یعنی معاشرہ کی تاریخ اور اس کی روایات کی مدد سے بھی مفید نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ اکثر علماء نے اس سے صحابہؓ کا تعامل اور ان کی معاشرتی روایات مراد لی ہیں۔ حضرت امام مالکؒ اہلِ مدینہ کے تعامل کو بھی حجت مانتے تھے۔

بیعانہ اور سائی کی شرط پر کوئی چیز خریدنا یا بنوانا اور کچھ رقم پیشگی دے دینا اصولِ تعامل کی بنا پر جائز ہوا۔ مثلاً جوتی یا کوئی مشینری بنوانے کا آرڈر دیا اور کچھ رقم بطور پیشگی دے دی۔ جسے عام اصطلاح میں سائی دینا کہتے ہیں اس کا جواز اصول تعامل کی بنیاد پر تسلیم کیا گیا ہے۔

رواج ۱۱

اجتہاد کا گیارہواں ذریعہ معاشرہ کا عرف و رواج ہے یہ بھی اجتہاد کی بنیاد بنتا ہے۔ لیکن عرف ایسا ہونا چاہیئے جو قرآن و سنت کی تصریحات کے خلاف نہ ہو۔ مثلاً اگر کوئی قسم کھائے کہ وہ لحم یعنی گوشت نہیں کھائے گا اور پھر مچھلی کھائے تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ کیونکہ عرفاً مچھلی کے لیے لحم کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔

ملکی قانون ۱۲

اجتہاد کا بارہواں ذریعہ ملکی قانون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بعض پرانے قوانین کو من و عن یا معمولی سی ترمیم کے ساتھ قبول فرمایا۔ مثلاً اسلام سے پہلے جائیداد کی ملکیت حاصل کرنے کے کئی طریق رائج تھے۔

بیع، ہبہ، رہن، اجارہ، حوالہ وغیرہ۔ حضور نے ان سب قوانین کو قائم رکھا۔ خلفاءِ راشدین کے زمانہ میں ایک عرصہ تک مفتوحہ ممالک کے دفاتر کی زبان حسبِ سابق رہی۔ عربی زبان کا فوری نفاذ نہیں ہوا۔ کیونکہ شروع میں وہاں کی پبلک کی سہولت کے لیے یہی طریق مناسب تھا۔

اجتہاد کے بارہ میں آئمہ اربعہ کے نظریات

جہاں تک اجتہاد کی ضرورت کا تعلق ہے معاشرہ کے حالات چونکہ مختلف اور گوناگوں ہیں اور نصوص محدود۔ اس لیے تمام آئمہ اس بات کے قائل ہیں کہ معاشرہ کی وسیع ضروریات کیلئے اجتہاد ضروری ہے۔ اختلاف صرف اجتہاد کے ذرائع میں ہے چاروں آئمہ مذاہب یعنی حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام مالکؒ، حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ یہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ مسائل دینی خواہ ان کا تعلق عقائد سے ہو یا اعمال سے ان کی اصل بنیاد قرآن کریم ہے۔ اگر کوئی واضح نص قرآن کریم میں موجود ہے تو دوسرے سب ذرائع اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ قرآن مجید کی صریح نص کو بہر حال ترجیح حاصل ہوگی۔ البتہ اگر قرآن کریم کی کسی نص سے کوئی واضح اشارہ نہ ملے تو پھر سنتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمسک ضروری ہے۔

اجماع، قیاس وغیرہ سب ثابت شدہ سنتِ متواترہ کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ جہاں تک اخبارِ احاد یعنی چند راویوں کی بیان کردہ احادیث کا تعلق ہے اگر کوئی حدیث ثقہ راویوں سے مروی ہے اور وہ جانے پہچانے ہیں۔ نیز صحابہؓ اور تابعین کے زمانہ میں وہ احادیث خاصی معروف تھیں اور اس زمانے کے کئی علماء ان احادیث کے مطابق عمل پیرا تھے۔ اور انہیں بطورِ سند پیش کرتے تھے تو وہ بھی واجب التسلیم ہیں۔ ان کے قبول سے مفر نہیں۔ اس بات کو جمہور علماء امت تسلیم کرتے ہیں۔

اسی طرح صحابہؓ کا اجماع بھی حجت ہے۔ اسے اکثر علماء نے تسلیم کیا ہے۔ صرف شیعہ حضرات یا بعض اور مسلمان فرقے مثلاً خوارج اجتہاد کے اس ذریعہ کو تسلیم نہیں کرتے۔

اس کے بعد رائے اور قیاس کا مقام ہے۔ یعنی قرآن و سنت اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں روحِ شریعت اور حکمتِ احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر کوئی مجتہد کسی مسئلہ کے بارہ میں غور و فکر کر کے کوئی رائے قائم کرے تو وہ رائے صحیح ہوگی۔

(باقی)

اطفال متوجہ ہوں

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ خدام الاحمدیہ کے تحت مرکزی تربیتی کلاس ۱۳ اپریل تا ۲۶ اپریل منعقد ہو رہی ہے۔ آپ سب اس کلاس میں کثرت سے شامل ہونے کی کوشش کریں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"بار بار یہاں آئیں کیونکہ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جبکہ آپ دنیا کے پڑھانے والے بنیں گے۔ پس جلدی تعلیم حاصل کرو تاکہ دوسروں کو پڑھا سکو۔"

(مہتمم اطفال)

درخواست دعا

محترمہ والدہ صاحبہ بشریٰ تنویر صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی مرحومہ بیٹی کی طرف سے دفتر سوم کا ۱ تا ۱۹ کا چندہ تحریک جدید مبلغ ۶۱۵ روپے ادا کیا ہے۔

قارئین کرام سے مرحومہ کی بلندی درجات نیز والدہ صاحبہ بشریٰ تنویر صاحبہ کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ

امراء کرام و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے کہ اسلام کو کل ادیان پر غالب کیا جائے اور توحید کے پرچم کو ساری دنیا پر لہرایا جائے اور یہ کام بہت محنت چاہتا ہے۔ کیونکہ کسی ایک شہر ایک ضلع یا ایک ملک کا سوال نہیں بلکہ ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کا سوال ہے اور یہ کام اس وقت تک سرانجام نہیں پا سکتا۔ جب تک جماعت احمدیہ کے پاس ہر زمانے میں ہزاروں مبلغین کی جماعت نہ ہوگی اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ چنانچہ اب تک جو تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ وہ اسی ادارہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ کثرت سے ایسے ہونہار طالب علم اس ادارہ میں داخل ہوں جو تبلیغ جیسے اہم فریضہ کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

حضرت مصلح موعود رضؓ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالبعلم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"جماعتیں ہم سے آدمی ضرور مانگتی ہیں۔ جب کوئی شخص ملتا ہے یہی کہتا ہے۔ ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے۔ میں حیران ہوں کہ اتنی موٹی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ ہم اپنے لڑکے نہیں بھجوائیں گے تو وہ مبلغ کہاں سے بھیجیں گے..... مبلغ لڑکوں سے ہی تیار ہو سکتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ہماری جماعت کے لوگ سمجھ نہ سکیں کہ اگر ہم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہیں بھیجتے تو ہمیں سلسلہ کی طرف سے مبلغ بھی نہیں مل سکتے۔ تمہارے ہی بیٹے ہیں جو مبلغ بن سکتے ہیں۔"

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ہوگا۔ لیکن انٹرویو سے پہلے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ درخواستیں قبل از وقت (۳۰ جون ۱۹۸۴ء سے پہلے) مرکز میں پہنچ جائیں۔

اس لئے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ ابھی سے اپنے حلقہ کے ذہین۔ ہونہار اور دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور وقتاً فوقتاً اس سلسلہ میں تحریک کرتے رہیں۔

نیز امیدواران کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ امتحان اور نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان کو بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے قبل ضروری کوائف مکمل کئے جائیں۔

امید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اور آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جسقدر نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تیار ہوں گے اس سے ازراہ مہربانی خاکسار کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے دین کی مقبول خدمت کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ہم سب کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین (وکالت دیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

گمشدہ نقدی

۳۱ مارچ کو صدر انجمن احمدیہ کے کوارٹر سے ایوان محمود کی طرف جاتے ہوئے ایک سو روپے کا نوٹ کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے اس پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ طارق عزیز دفتر الفضل ربوہ

عالمگیر غلبہ اسلام کے لیے عظیم روحانی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

۲۔ ہر روز دو رکعت نفل، نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے:۔

(i) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

(ii) سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

۵۔ کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں:۔

(i) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(ii) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

موصی اور تعلیم القرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ وہ ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع متعلقہ نظارت کو دی جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

معلم وقف جدید کا کام

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"..... میری اس نئی سکیم (وقف جدید) پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی (معلم وقف جدید) مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقے کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔

(فرمودہ ۳ فروری ۱۹۵۸ء) (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ہر کمانے والے فرد کو بجٹ میں شامل کیا جائے

بعض جماعتیں بعض دوستوں سے چندہ وصول کر لیتی ہیں مگر ان کا نام بجٹ میں شامل نہیں کرتیں۔ یہ طریق مناسب نہیں لازمی چندہ جات چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ہر کمانے والے احمدی کے لیے لازمی ہیں ایسے دوست جو بجٹ میں شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے ان کی آمد پر شرح کے مطابق ضمنی بجٹ بنایا جائے اور ضمنی بجٹ جلد بھجوا دیا جائے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

عم زاد برادرم چوہدری عبدالنور صاحب اسلام آباد کچھ عرصہ سے بعارضہ جگر بیمار چلے آرہے ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ قارئین کرام سے ان کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

- خاکسار کی آنکھ کا اپریشن ہو گیا ہے

(مستری غلام محمد۔ دارالیمن ربوہ)

- خاکسار کی ہمشیرہ عائشہ صدیقہ شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

(خان رشید احمد خان نیکوی ایریا ربوہ)

- خاکسار کے بہنوئی بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

(شیخ محمد اسلم لاہور)

- خاکسار کے والد محترم محمد ابراہیم قریشی صاحب مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(رشید احمد قریشی۔ رحیم یار خاں)

- عزیزم احمد ندیم جلدی بیماری کی وجہ سے بیمار ہے۔

(محمد رشید قریشی۔ لاہور)

- میرے خسر ملک عبدالواحد صاحب آف رہتاس شدید طور پر بیمار ہیں بائیں ٹانگ اپریشن کے ذریعہ کاٹ دی گئی ہے۔

(شمس الدین۔ لاہور)

- بیگم طفیل احمد اختر قریشی گذشتہ چار ماہ سے شوگر اور اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

(مبارک احمد دہلوی)

- مکرم ڈاکٹر فقیر محمد محمود قمر آباد سندھ بعارضہ دل بیمار ہیں اور حیدر آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(صلاح الدین قمر۔ دارالصدر جنوبی ربوہ)

- میرے والد محترم حاجی خلیل الرحمٰن صاحب کئی ماہ سے بیمار ہیں۔

(ضیاء الرحمٰن خان۔ پشاور شہر)

- میرے والد چوہدری عبدالکریم صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

(بشیر احمد چک صریح جڑانوالہ)

- خاکسار کاروبار کے سلسلہ میں کراچی جا رہا ہے۔

(نذیر احمد کھرل چک ۲۰۰ صادق آباد)

- برادرم قاضی عبدالکریم صاحب فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(پروفیسر محمد طفیل ناز سرگودھا)

- میرے پھوپھی زاد بھائی عزیزم سعید احمد ابن چوہدری نذیر احمد صاحب کراچی میں دل کا اپریشن ہونے والا ہے۔

(وسیم احمد۔ دارالنصر غربی ربوہ)

- برادرم مکرم مبارک احمد صاحب چند دنوں سے کمر درد اور بخار میں مبتلا ہیں۔

(مبارک احمد باری دارالصدر غربی ربوہ)

- خاکسار دو ہفتوں سے دل کے عارضہ کی وجہ سے شدید بیمار ہے

(سعید احمد بٹ منڈی بہاؤالدین)

- مکرم مستری محمد عبداللہ صاحب عرصہ چار ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں

(حافظ سعید الرحمٰن متعلم جامعہ احمدیہ)

- خاکسار کی اہلیہ گذشتہ آٹھ نو ماہ سے اعصابی بیماری میں مبتلا ہیں۔ نیز خاکسار کے بچوں کے امتحانات ہو چکے ہیں۔

(ناصر احمد ظفر۔ ریلوے کالونی خانیوال)

- خاکسار کی اہلیہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز عزیزم فواد احمد الف اے کا امتحان دے رہا ہے۔

(خواجہ بشیر احمد ریلوے لائنز راولپنڈی)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

"بیوت الحمد" — یہ بہت ہی مبارک تحریک ہے

"بیوت الحمد" کا منصوبہ بہت ہی بابرکت تحریک ہے اور اس کے ذریعہ غرباء کو مفت امداد برائے تعمیر مکان دی جاتی ہے اب تک ۵۳ افراد کو جزوی امداد دی جا چکی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ کثرت سے اس کار خیر میں حصہ لیں اور غرباء کی دعاؤں سے حصہ پائیں۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی۔ ربوہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے اور عنداللہ متقی قرار پانے کے نتیجہ میں جو سب سے اہم اور فیصلہ کن چیز خدائی جماعت کے افراد کو میسر آتی ہے وہ ہے قبولیتِ دعا کا حظ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝

(المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ صرف متقیوں (کی دعا اور قربانی وغیرہ) قبول کیا کرتا ہے۔

خدائی جماعت کے افراد جنہیں مامور من اللہ اور اس کے بعد آنے والے دیگر اہل اللہ کی قوت قدسیہ کے زیر اثر تقویٰ کے نور سے بطور خاص منور کیا جاتا ہے ابتلاؤں کے مہیب صورت اختیار کرنے پر جب خدا تعالیٰ کی جناب میں جھکتے اور اس کے حضور اپنی بے بسی اور بے کسی پیش کر کے متضرعانہ دعائیں کرتے اور اس سے امداد کے طالب ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اپنی قدرت کا ایک ہی ہاتھ دکھا کر حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیتا ہے۔ اس لحاظ سے خدائی جماعت کے افراد کا ایک ہی ہتھیار ہوتا ہے اور وہ ہے تقویٰ۔ وہ اپنے اس ہتھیار کو متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ کام میں لا کر خدا تعالیٰ سے اس کی معجزانہ نصرت طلب کرتے ہیں اور اپنے اس انتہائی کارگر ہتھیار کے بل پر ہر مہیب سے مہیب ابتلاء میں سے سرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔ اسی لئے موجودہ دورِ ابتلاء میں جوں جوں مہیب سے مہیب تر ہوتا جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ اپریل ۱۹۸۴ء میں خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے اور بعض مخصوص قرآنی اور دیگر الہامی دعاؤں کا بکثرت ورد کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اگر ہم تقویٰ سے مملو ہو کر درد بھرے دل کے ساتھ یہ بکثرت دعائیں کریں گے تو ہمارا قادر و عزیز اور صادق الوعد خدا ضرور ہماری مدد کو آئے گا اور ہم عاجز دل اور بے کسوں کے لئے عجائب کام دکھلائے گا وہ ہمیشہ ہی ہم عاجزوں اور بے کسوں کے لئے عجائب کام دکھلاتا رہا ہے، وہ اب بھی دکھلائے گا اور ضرور دکھلائے گا شرط ایک ہی ہے کہ ہم تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو کر اس کی جناب میں جھکیں ؎

ہے سر راہ پہ کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

انعامی مقالہ نویسی برائے ممبرات لجنہ

سال رواں کا عنوان مقالہ نگاری:۔

"اسلام صفائی اور پاکیزگی کا علمبردار ہے"

شرائط مقالہ:۔

(۱) حجم مقالہ:۔ ۵۰۰۰ الفاظ۔ (پانچ ہزار الفاظ)

(۲) خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔

(۳) کتب زیر مطالعہ کی فہرست درج ہو۔

(۴) حوالہ جات مکمل درج ہوں۔ یعنی کتاب کا نام۔ مصنف کا نام اور صفحات کا نمبر وغیرہ۔

(۵) اغلاط سے پاک ہو۔ زبان عمدہ ہو۔ گیٹ اپ اچھی ہو۔

(۶) مقالہ کے آغاز میں عناوین درج ہوں جن کے تحت مقالہ ترتیب دیا گیا ہو۔

(۷) صدر کی تصدیق ہو کہ مقالہ خود لکھا گیا ہے۔

(۸) مقالہ مرکز میں وصول ہونے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ہے۔

(۹) انعام اوّل، دوم، سوم بالترتیب ۳۰۰/-، ۲۰۰/- اور یکصد روپیہ ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" ایسے تربیتی رسالہ کا مطالعہ فرمائیے (منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔

احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(مینیجر الفضل)

اعلان نکاح

میری پوتی عزیزہ امۃ الشکور نیلوفر جو میرے بڑے بیٹے عزیز عبدالرزاق بٹ حال لندن کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہے کا نکاح بہمراہ عزیزم طارق خان ابن محترم ذاکر خان صاحب شیر والی آف لاہور کے ساتھ ۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء دارالذکر میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا عبدالمجیب صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور نے مبلغ -/۵۰،۰۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت نیز بزرگان سلسلہ سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جماعت کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

(عبدالحی بٹ عفی اللہ عنہ آف کینیڈا)

موسم گرما کی تعطیلات اور وقف عارضی

اساتذہ کرام اور طلباء کے لئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اور سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلبہ بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلبہ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ یہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

نیز فرمایا:۔

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں۔ وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا۔"

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

اپنے نہایت ہی پیارے اور محبوب امام کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے پروفیسر صاحبان، لیکچرار اساتذہ۔ اور طلباء سے گزارش ہے کہ وہ ان رخصتوں کے ایام میں ضرور وقف عارضی کے لئے جائیں اور دفتر ہذا کو اپنے فارم پُر کر کے بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

فارم وقف عارضی مقامی مربی صاحب یا دفتر ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ اور کوائف مکمل نہ ہونے کی وجہ سے داخلہ میں دیر نہ ہو۔

۲۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد دربارہ زکوٰۃ

"اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرح وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض عین ہے جو اسی راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جاوے۔" (نشان آسمانی صفحہ ۴۹)

حضور اقدس کا یہ ارشاد کسی وضاحت و تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ پس صاحب نصاب احباب و خواتین سے گزارش کی جاتی ہے کہ ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب الادا ہو۔ اس کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں مزید برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ

سال اطفال و ناصرات کے سالانہ مقالے کا عنوان یہ ہے۔ اس کے لئے

ذیلی عناوین

ولادت۔ نام و نسب۔ ابتدائی حالات۔ قبول اسلام۔ اسلام کی خاطر مصائب برداشت کرنا۔ غزوات میں شمولیت۔ شہادت۔ فضائل و کمالات۔ اخلاق و عادات۔ تعلق باللہ حب رسول۔ انفاق فی سبیل اللہ۔ اولاد۔

امدادی کتب

قرآن و حدیث کے علاوہ

۱۔ اردو ادارہ معارف اسلامیہ جلد نمبر ۱۲

۲۔ روشن ستارے حصہ دوم مؤلف مولانا غلام باری صاحب سیف

۳۔ سیر الصحابہ جلد دوم (حصہ مہاجرین) مولانا سعید انصاری صاحب

۴۔ حیات الصحابہ جلد اول۔ مؤلف مولانا محمد یوسف کاندھلوی

۵۔ رحمت دارین کے سو شیدائی۔ مؤلف۔ طالب الہاشمی

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بیوت الحمد تحریک میں حصہ لے کر غرباء کی دعاؤں کے وارث بنیں! (سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری تحریک

وَسِّعْ مَكَانَكَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل میں جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانان کرام کے قیام کے لئے مہمان خانوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے اور ہر سال رہائش کے انتظامات کو ناکافی سمجھا جاتا ہے اور ان میں وسعت کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ وسعت مکانی کی یہ ضرورت مستقل نوعیت کی ہے۔ اس لئے نئے مہمان خانے مسلسل تعمیر کرانے جانا از حد ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے عطایا جون ۸۴ء سے پہلے پہلے ارسال فرمادیں تاکہ ہر سال کی طرح امسال بھی مہمان خانوں نے مستقف ربوہ میں جلسہ سے پہلے اضافہ کیا جا سکے۔

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک امانت تعمیر مہمان خانے جلسہ سالانہ ۶۸۵۵/۲۷-۲۷۸ کھلوا دی گئی ہے۔ تمام رقوم بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مذکورہ امانت میں جمع ہونے کے لئے ارسال فرمادیں اور نظارت ہذا کو بھی مطلع فرمادیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

تحریک جدید کے اوّلین مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال۔ اوّل)

ماڈرن ایجوکیشن سکول ربوہ نتیجہ جماعت پنجم

جماعت پنجم کے سالانہ وظیفہ کے امتحان منعقدہ مارچ ۱۹۸۴ء میں ماڈرن ایجوکیشن سکول ربوہ کے بچے شریک ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصرت گرلز ہائی سکول سرگودھا کے ۲۰۰ بچوں میں سے ماڈرن ایجوکیشن سکول کے محمود احمد عامر ۱۷۹/۲۰۰ اور خلیق احمد ظفر نے ۱۷۸/۲۰۰ نمبر لے کر اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی۔ چند بچوں کو وظیفہ بھی ملے گا۔ جو حسب ذیل ہے۔

(پرنسپل ماڈرن ایجوکیشن سکول ربوہ)

ماڈرن ایجوکیشن سکول ربوہ

نتیجہ جماعت پنجم — کل نمبر ۲۰۰

محمود احمد عامر	۱۷۹	شبیر احمد طارق	۱۵۸	مسعود احمد	۱۲۵
خلیق احمد ظفر	۱۷۸	نسیمہ بشیر	۱۴۸	آصفہ نورین	۱۲۳
وسیم احمد طاہر	۱۷۵	ریحانہ نازلی	۱۴۸	عبدالنور	۱۲۱
سجاد احمد	۱۷۴	مدثر احمد	۱۴۵	عطاء المنان	۱۲۱
فاخرہ راحت	۱۷۳	فرزانہ نذیر	۱۴۵	سعادت محمود	۱۱۸
عالیہ نورین	۱۷۰	سمیرا کنول	۱۴۴	فضل احمد انس	۱۱۳
اقبال حسین شاہد	۱۶۸	راجہ عتیق احمد	۱۴۰	عقیل احمد	۱۰۳
آئنہ سکندر	۱۶۵	نوید احمد طاہر	۱۴۰	محسن علی رضا	۱۰۲
واحد محمود	۱۶۵	سلمان احمد	۱۳۷	آصف علی رضا	۷۶
راشدہ فہمیدہ	۱۵۸	عبدالمنعم ناصر	۱۲۶		

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"

"وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا پرچہ اور ایسا پرچہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود حصہ لیا تھا اور اس میں مضمون لکھے تھے۔ سوائے ریویو کے جماعت میں اور کوئی نہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ۔ الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

سالانہ چندہ خریداری: پچاس روپے

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ

مرکزی تربیتی کلاس کے طلباء کیلئے ضروری ہدایات

۱۳ تا ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس میں تشریف لانے والے طلباء مندرجہ ذیل ہدایات نوٹ فرمالیں۔

(۱) جملہ طلباء ۱۲ اپریل کی شام تک ایوان محمود پہنچ جائیں۔

(۲) ٹوپی بستر اور قائد صاحب مجلس یا قائد صاحب ضلع کی تصدیقی چٹھی ہمراہ لادیں

(۳) جن طلباء کے پاس کشتی نوح۔ شمائل احمد، کتابچہ دینی معلومات اور "ایک غلطی کا ازالہ" ہو وہ ساتھ لے کر آویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظم مرکزی تربیتی کلاس)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(منیجر)

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔

قیمت فی پیکٹ ۳/- روپے درجن ۲۷/- گرس ۳۰۲/۴۰ بونس علاوہ۔

تفصیلات کے لئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون: 606/607

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں:

زیر نگرانی:

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

پک اینڈ پے

PICK AND PAY

بہت جلد افتتاح

محمود احمد کھوکھر

اکسیر سرکن

جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا

فی پیکٹ ۳/-، درجن ۲۷/-

گرس ۳۰۲/۴۰

بونس علاوہ: تفصیلات کے لئے

کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون 606/607